بنی امیہ کے زمانے کے مجرم

<"xml encoding="UTF-8?>

بنی امیہ کے زمانے کے مجرم

بہت سارے مفسرین نے اس آیت کی شان نزول کو "لیلة المبیت" سے مخصوص کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ آیت حضرت علی ـکے بارے میں اسی مناسبت سے نازل ہوئی ہے۔

(حضرت علی کے بارے میں اس آیت کے نزول کے متعلق سید بحرینی نے اپنی کتاب تفسیر برہان (ج۱ ص ۲۰٦۔ ۲۰۷) میں تحریر کیا ہے۔ مرحوم بلاغی نے اپنی کتاب تفسیر آلاء الرحمان ، ج۱ ص ۱۸۵۔ ۱۸۴، میں نقل کیاہے۔ مشہور شارح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید کہتا ہے کہ مفسرین نے اس آیت کے نزول کو حضرت علی کے بارے میں نقل کیا ہے (مراجعہ کریں ج۱۳ ص ۲٦۲))

سمرہ بن جندب، بنی امیہ کے زمانے کا بدترین مجرم صرف چار لاکھ درہم کی خاطر اس بات پر راضی ہوگیا کہ اس آیت کے نزول کو حضرت علی ۔ کی شان میں بیان نہ کر کے لوگوں کے سامنے اس سے انکار کردے اور مجمع عام میں یہ اعلان کردے کہ یہ آیت عبد الرحمن بن ملجم کی شان میں نازل ہوئی ہے .اس نے صرف اتنا ہی نہیں کیا کہ اس آیت کو علی ـکے بارے میں نازل ہونے سے انکار کیا، بلکہ ایک دوسری آیت جو منافقوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی اس کو حضرت علی ـسے مخصوص کردیا

(شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید ج۴ ص ۷۳)

کہ یہ آیت ان کی شان میں نازل ہوئی ہے وہ آیت یہ ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَىٰ مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ

(سورۂ بقرہ، آیت ۲۰۴)

اے رسول: بعض لوگ (منافقین سے ایسے بھی ہیں) جن کی (چکنی چپڑی) باتیں (اس ذراسی) دنیوی زندگی میں تمہیں بہت بھاتی ہیںاو روہ اپنی دلی محبت پر خدا کو گواہ مقرر کرتے ہیں حالانکہ وہ (تمہارے) دشمنومیں سب سے زیادہ جھگڑالو ہیں۔

اس طرح سے حقیقت پر پردہ ڈالنا اور تحریف کرنا ایسے مجرم سے کوئی بعیدنہیں ہے .وہ عراق میں ابن زیاد کی حکومت کے وقت بصرہ کا گورنر تھا، اور خاندان اہلبیت سے بغض و عداوت رکھنے کی وجہ سے ۸ ہزار آدمیوں کو صرف اس جرم میں قتل کر ڈالا تھاکہ وہ علی ـکی ولایت و دوستی پر زندگی بسر کر رہے تھے. جب ابن زیاد نے اس سے باز پرس کی کہ تم نے کیوں اور کس بنیاد پر اتنے لوگوںکو قتل کر ڈالا، کیا تو نے اتنا بھی نہ سوچا کہ ان میں سے بہت سے افراد بے گناہ بھی تھے، اس نے بہت ہی تمکنت سے جواب دیا

"لو قتلت مثلھم ما خشیت" یا

قال: لو قتلت إليهم مثلهم ما خشيت

میں اس سے دو برابر قتل کرنے میں بھی کوئی جھجھک محسوس نہیں کرتا۔
(تاریخ طبری ج۲سن ۵۰، ہجری کے واقعات)
سمرہ کے شرمناک کارناموں کا تذکرہ یہاں پر ممکن نہیں ہے ،کیونکہ یہ وہی شخص ہے جس نے پیغمبر اسلام کا حکم ماننے سے انکار کردیا آپ نے فرمایا: جب بھی اپنے کھجور کے پیڑ کی شاخیں صحیح کرنے کے لئے کسی کے گھر میں داخل ہو تو ضروری ہے کہ صاحب خانہ سے اجازت لے، لیکن اس نے ایسا نہیں کیا یہاں تک کہ پیغمبر اس درخت کو بہت زیادہ قیمت دیکر خریدنا چاہ رہے تھے پھر بھی اس نے پیغمبر کے ہاتھ نہیں بیچا اور کہا کہ اپنے درخت کی دیکھ بھال کے لئے کبھی بھی اجازت نہیں لے گا۔
اس کی ان تمام باتوں کو سن کر پیغمبر نے صاحب خانہ کو حکم دیا کہ جاؤ اس شخص کے درخت کو جڑ سے اکھاڑ کر دور پھینک دو. اور سمرہ سے کہا: "انک رجل مضار و لا ضرر و لاضرار"یعنی تو لوگوںکونقصان پہونچاتا ہے اور اسلام نے کسی کو یہ حق نہیں دیا کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو نقصان پہونچائے، جی ہاں، یہ چند روزہ تحریف سادہ مزاج انسانوںپربہت کم اثر انداز ہوئی، لیکن کچھ ہی زمانہ گذرا تھا کہ تعصب کی چادریں ہٹتی گئیں اور تاریخ اسلام کے محققین نے شک و شبہات کے پردے کو چاک کرکے حقیقت کوواضح و روشن کردیاہے اور محدثین ومفسرین قرآن نے ثابت کردیا کہ یہ آیت حضرت علی کی شان میں نازل ہوئی ہے، یہ تاریخی واقعہ اس بات پر شاہد ہے کہ شام کے لوگوں پر اموی حکومت کی تبلیغ کا اثر اتنا زیادہ ہوچکا تھا کہ جب بھی حکومت کی طرف سے کوئی بات سنتے تو اس طرح یقین کرلیتے گویالوح محفوظ سے بیان ہو رہی ہے، جب شام کے افراد سمرہ بن جندب جیسے کی باتوں کی تصدیق کرتے تھے تو اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ تاریخ اسلام سے ناآشنا تھے، کیونکہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی اس وقت عبدالرحمن پیدا بھی نہ ہوا تھا اور اگر پیدا ہو بھی گیا تھا تو کم از کم حجاز کی زمین پر قدم نہ رکھا تھا اور پیغمبر کو نہیں دیکھا تھا کہ اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوتی۔